روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 28 نومبر 2012ء 13 محرم 1434 ہجری 28 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 274

دین قویم لایا

تیرا نبیؐ جو آیا اس نے خدا دکھایا
دین قویم لایا بدعات کو مٹایا
حق کی طرف بلایا مل کر خدا ملایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں ان کو خریدنا نہیں چاہئے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہئے اور ان سے دور رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے جو زیر طبع ہے جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں ان پر ہم سخت ناراض ہیں ان پر خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کی روح کو فائدہ ہو تو وہ طریق مستثنیٰ ہے۔ ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا۔ دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔

ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لا کر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے اب کیا کروں؟ فرمایا۔

ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ اس میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے۔ نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اس تصویر کی جگہ پر اگر (دعوت الی اللہ) کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا۔

(الحکم 10 / اکتوبر 1905ء صفحہ نمبر 3 کالم 3۔ ملفوظات جلد 4 صفحہ 475)

’’میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں۔ کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جابجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں یہ اور بات ہے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا ورنہ وہ میری ہدایتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد 5۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 367)

ضبط تحریر میں لانا

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

’’اب دوسرا سبب قومی تنزل کا یہ بتایا ہے کہ لین دین کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا قرض دیتے وقت تو دوستی اور محبت کے خیال سے نہ واپسی کی کوئی میعاد مقرر کرائی جاتی ہے اور نہ اسے ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے اور جب روپیہ واپس آتا دکھائی نہیں دیتا تو لڑائی جھگڑا شروع کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور تمام دوستی دشمنی میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس کے تعلقات کو خراب مت کرو اور قرض دیتے یا لیتے وقت ہماری ان دو ہدایات کو ملحوظ رکھو۔ (اول) یہ کہ جب تم کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کر لو۔ (دوم) روپیہ کا لین دین ضبط تحریر میں لے آؤ۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 643)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی بوائز نصر بلاک میں درج ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کر کے خاکسار کو 15 دسمبر 2012ء تک بھجوا دیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ/امیر صاحب کی تصدیق شدہ ہو۔

ٹیچر برائے انگلش (ایم اے انگلش/ بی اے بی۔ایڈ)

ٹیچر برائے مطالعہ پاکستان (ایم اے/ بی اے، بی ایڈ)

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 18

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

بدر کے قیدی

اس فتح پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش بھی تھے کہ وہ پیشگوئیاں جو متواتر چودہ سال سے آپ کے ذریعہ سے شائع کی جارہی تھیں اور وہ پیشگوئیاں جو پہلے انبیاء اس دن کے متعلق کر چکے تھے پوری ہو گئیں، لیکن مکہ کے مخالفوں کا عبرتناک انجام بھی آپ کی نظروں کے سامنے تھا۔ آپ کی جگہ پر کوئی اور شخص ہوتا تو خوشی سے اُچھلتا اور کودتا لیکن جب آپ کے سامنے سے مکہ کے قیدی رسیوں میں بندھے ہوئے گزرے تو آپ اور آپ کے باوفا ساتھی ابوبکرؓ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہوگئے۔ اُس وقت حضرت عمرؓ جو بعد میں آپ کے دوسرے خلیفہ ہوئے سامنے سے آئے تو اُنہیں حیرت ہوئی کہ اس فتح اور خوشی کے وقت میں آپ کیوں رو رہے ہیں اور انہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! مجھے بھی بتایئے کہ اِس وقت رونے کا کیا باعث ہے؟ اگر وہ بات میرے لئے بھی رونے کا موجب ہے تو میں بھی روؤں گا، نہیں تو کم سے کم میں آپ کے غم میں شریک ہونے کے لئے رونی صورت ہی بنالوں گا۔ آپ نے فرمایا دیکھتے نہیں خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے آج مکہ والوں کی کیا حالت ہو رہی ہے۔

آپ کے انصاف اور آپ کی عدالت کا جس کی خبر یسعیاہ نے بار بار اپنی پیشگوئیوں میں دی ہے اِس موقع پر ایک لطیف ثبوت ملا۔ مدینہ کی طرف واپس آتے ہوئے رات کو جب آپ سونے کے لئے لیٹے تو صحابہؓ نے دیکھا کہ آپ کو نیند نہیں آتی۔ آخر اُنہوں نے سوچ کر یہ نتیجہ نکالا کہ آپ کے چچا عباسؓ چونکہ رسیوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے سو نہیں سکتے اور اُن کے کراہنے کی آوازیں آتی ہیں اِس لئے اُن کی تکلیف کا خیال کر کے آپ کو نیند نہیں آتی۔ اُنہوں نے آپس میں مشورہ کر کے حضرت عباسؓ کے بندھنوں کو ڈھیلا کر دیا۔ حضرت عباسؓ سو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نیند آگئی۔ تھوڑی دیر کے بعد یکدم گھبرا کے آپ کی آنکھ کھلی اور آپ نے پوچھا عباسؓ خاموش کیوں ہیں؟ اُن کے کراہنے کی آواز اب کیوں نہیں آتی؟ آپ کے دل میں یہ وہم پیدا ہوا کہ شاید تکلیف کی وجہ سے بیہوش ہو گئے۔ صحابہؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہم نے آپ کی تکلیف کو دیکھ کر اُن کے بندھن ڈھیلے کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں! نہیں!! یہ بے انصافی نہیں ہونی چاہئے۔ جس طرح عباسؓ میرا رشتہ دار ہے دوسرے قیدی بھی تو دوسروں کے رشتہ دار ہیں یا تو سب قیدیوں کے بندھن ڈھیلے کر دو تا کہ وہ آرام سے سو جائیں اور یا پھر عباسؓ کے بندھن بھی کس دو۔ صحابہؓ نے آپ کی بات سن کر سب قیدیوں کے بندھن ڈھیلے کر دیئے اور حفاظت کی ساری ذمہ داری اپنے سر پر لے لی۔ جو لوگ قید ہوئے تھے اُن میں سے جو پڑھنا جانتے تھے آپ نے اُن کا صرف یہی فدیہ مقرر کیا کہ وہ مدینہ کے دس دس لڑکوں کو پڑھنا سکھا دیں۔ بعض جن کا فدیہ دینے والا کوئی نہیں تھا اُن کو یونہی آزاد کر دیا۔ وہ امراء جو فدیہ دے سکتے تھے اُن سے مناسب فدیہ لے کر اُن کو چھوڑ دیا اور اس طرح اس پرانی رسم کو کہ قیدیوں کو غلام بنا کر رکھا جاتا تھا آپ نے ختم کر دیا۔

جنگ اُحد

کفار کے لشکر نے میدان سے بھاگتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگلے سال ہم دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور اپنی شکست کا مسلمانوں سے بدلہ لیں گے

چنانچہ ایک سال کے بعد وہ پھر پوری تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ مکہ والوں کے غصہ کا یہ حال تھا کہ بدر کی جنگ کے بعد اُنہوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ کسی شخص کو اپنے مردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے اُن کی آمد آئندہ جنگ کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔ چنانچہ بڑی تیاری کے بعد تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد اس کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ لیا کہ آیا ہم کو شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہئے یا باہر نکل کر۔ آپ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تا کہ جنگ کی ابتداء کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اُس کا مقابلہ آسانی سے کر سکیں، لیکن وہ نوجوان مسلمان جن کو بدر کی جنگ میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا تھا اور جن کے دلوں میں حسرت رہی تھی کہ کاش! ہم کو بھی خدا کی راہ میں شہید ہونے کا موقع ملتا اُنہوں نے اصرار کیا کہ ہمیں شہادت سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اُن کی بات مان لی۔

مشورہ لیتے وقت آپ نے اپنی ایک خواب بھی سنائی۔ فرمایا خواب میں مَیں نے چند گائیں دیکھی ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ میری تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ گائیں ذبح کی جارہی ہیں اور پھر یہ کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط اور محفوظ زِرہ کے اندر ڈالا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ میں ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہوں۔ صحابہؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ نے اِن خوابوں کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ نے فرمایا گائے کے ذبح ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے بعض صحابہ شہید ہوں گے اور تلوار کا سرا ٹوٹنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا شاید مجھے ہی اِس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے اور زِرّہ کے اندر ہاتھ ڈالنے کی تعبیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا مدینہ میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے اور مینڈھے پر سوار ہونے والے خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے یعنی وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔

گو اس خواب میں مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ اُن کا مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے مگر چونکہ خواب کی تعبیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تھی، الہامی نہیں تھی آپ نے اکثریت کی رائے کو تسلیم کر لیا اور لڑائی کے لئے باہر جانے کا فیصلہ کر دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو نوجوانوں کو اپنے دلوں میں ندامت محسوس ہوئی اور اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! جو آپ کا مشورہ ہے وہی صحیح ہے ہمیں مدینہ میں ٹھہر کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا خدا کا نبی جب زرہ پہن لیتا ہے تو اُتارا نہیں کرتا اب خواہ کچھ ہو ہم آگے ہی جائیں گے۔ اگر تم نے صبر سے کام لیا تو خدا کی نصرت تم کو مل جائے گی۔ یہ کہہ کر آپ ایک ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور تھوڑے فاصلہ پر جا کر رات بسر کرنے کے لئے ڈیرہ لگا دیا۔ آپ کا ہمیشہ طریق تھا کہ آپ دشمن کے پاس پہنچ کر اپنے لشکر کو کچھ دیر آرام کرنے کا موقع دیا کرتے تھے تا کہ وہ اپنا سامان وغیرہ تیار کر لیں۔ صبح کی نماز کے وقت جب آپ نکلے تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ یہودی بھی اپنے معاہد قبیلوں کی مدد کے بہانہ سے آئے ہیں۔ چونکہ یہود کی ریشہ دوانیوں کا آپ کو علم ہو چکا تھا آپ نے فرمایا کہ اِن لوگوں کو واپس کر دیا جائے۔ اِس پر عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا رئیس تھا وہ بھی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ اب یہ لڑائی نہیں رہی۔ یہ تو ہلاکت کے منہ میں جانا ہے کیونکہ خود اپنے مددگاروں کو لڑائی سے روکا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان صرف سات سَو رہ گئے جو تعداد میں کفار کی تعداد سے چوتھے حصہ سے بھی کم تھے اور سامانوں کے لحاظ سے اور بھی کمزور۔ کیونکہ کفار میں سات سَو زرہ پوش تھا اور مسلمانوں میں صرف ایک زرہ پوش۔ اور کفار میں دو سَو گھوڑ سوار تھا مگر مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے۔ آخر آپ اُحد پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے ایک پہاڑی درہ کی حفاظت کے لئے پچاس سپاہی مقرر کئے اور سپاہیوں کے افسر کو تاکید کی کہ وہ درہ اتنا ضروری ہے کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم اِس جگہ سے نہ ہلنا۔ اِس کے بعد آپ بقیہ ساڑھے چھ سَو آدمی لے کر دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے جو اب دشمن کی تعداد سے قریباً پانچواں حصہ تھے۔ لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تھوڑی ہی دیر میں ساڑھے چھ سَو مسلمانوں کے مقابلہ میں تین ہزار مکہ کا تجربہ کار سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

فتح مبدّل بہ شکست

مسلمانوں نے اُن کا تعاقب شروع کیا، تو ان لوگوں نے جو پشت کے درّہ کی حفاظت کے لئے کھڑے تھے اُنہوں نے اپنے افسر سے کہا اب تو دشمن کو شکست ہو چکی ہے اب ہمیں بھی جہاد کا ثواب لینے دیا جائے۔ افسر نے اُن کو اس بات سے روکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد دلائی مگر اُنہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا صرف تاکید کے لئے فرمایا تھا ورنہ آپ کی مراد یہ تو نہیں ہو سکتی تھی کہ دشمن بھاگ بھی جائے تو یہاں کھڑے رہو۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے درہ چھوڑ دیا اور میدانِ جنگ میں کود پڑے۔ بھاگتے ہوئے لشکر میں سے خالد بن ولید کی جو بعد میں اسلام کے بڑے بھاری جرنیل ثابت ہوئے نظر خالی درّہ پر پڑی جہاں صرف چند آدمی اپنے افسر کے ساتھ کھڑے تھے۔ خالدؓ نے کفار کے لشکر کے دوسرے جرنیل عمرو ابن العاص کو آواز دی اور کہا۔ ذرا پیچھے پہاڑی درّہ پر نگاہ ڈالو۔ عمرو بن العاص نے جب درہ پر نگاہ ڈالی تو سمجھا کہ عمر کا بہترین موقع مجھے حاصل ہو رہا ہے دونوں جرنیلوں نے اپنے بھاگتے ہوئے دوستوں کو سنبھالا اور اسلامی لشکر کا بازو کاٹتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ چند مسلمان جو وہاں درّہ کی حفاظت کے لئے کھڑے رہ گئے تھے، اُن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے پشت پر سے اسلامی لشکر پر آ پڑے۔ اُن کے فاتحانہ نعروں کو سن کر سامنے کا بھاگتا ہوا بقیہ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرتبہ:۔مکرم سیکرٹری صاحب تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے

تقریب تقسیم اسناد شاہدین 2012ء جامعہ احمدیہ یوکے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ یوکے کے آخری سال سے فارغ التحصیل ہونے والے پہلے شاہدین میں اسناد تقسیم فرمانے کیلئے 9جون 2012ء کی منظوری عطا فرمائی اور جامعہ احمدیہ یوکے کیلئے خریدی گئی نئی عمارت واقع Haslemere میں اس تقریب کے انعقاد کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس تاریخی اور یادگار تقریب کے انعقاد کی تیاری کا آغاز جامعہ احمدیہ کے طلباء نے مختلف اساتذہ کی نگرانی میں تقریب سے دو ماہ قبل ہفتہ وار وقار عمل کے ذریعہ کیا جس کے تحت اس ساری عمارت کے اندرون اور بیرون کی صفائی اور تزئین و آرائش کے کام کئے گئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ یوکے نے اس عمارت میں تعمیر اور مرمت کے مختلف کام بھی کروائے۔

9جون 2012ء کو جامعہ احمدیہ کی یہ نئی عمارت اس تاریخی اور یادگار تقریب کیلئے تیار تھی۔ دو روز قبل سے ہی تیاریاں اپنے حتمی مراحل میں داخل ہو چکی تھیں۔ تقریب کے دن دس بجے صبح مہمانوں کی آمد کا آغاز ہوا۔ مہمانوں کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی اور پھر مہمان تقریب کیلئے مخصوص ہال میں تشریف لے گئے۔ اس تقریب میں شرکت کیلئے جرمنی، ناروے، ہالینڈ اور سویڈن کے امراء ممالک کے علاوہ شاہدین 2012ء کے والدین، برطانیہ کے مربیان سلسلہ، امیر صاحب یوکے اور ان کی عاملہ، ریجنل امراء، واقفین زندگی اور دیگر جماعتی عہدیداران و کارکنان نے شرکت کی۔ اس بابرکت تقریب میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر خواتین نے بھی شرکت کی۔

Haslemere (ہیزلمیر)

Haslemere (ہیزلمیر) برطانیہ کی کاؤنٹی سرے میں واقع ایک قصبہ ہے۔ اس کا فاصلہ لندن سے جنوب کی طرف 44 میل، جبکہ Portsmouth (پورٹسمتھ) کے ساحلی شہر سے شمال کی طرف تقریباً 32 میل ہے۔ ہیزلمیر کا یہ قصبہ چاروں اطراف سے پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس قصبہ میں رسائی بہت آسان ہے۔ A3 نامی ڈیول کیرج وے کے ذریعہ لندن سے تقریباً پون گھنٹہ میں، جبکہ لندن سے بذریعہ ٹرین بھی قریباً اتنے ہی وقت میں Haslemere پہنچا جا سکتا ہے۔

اسلام آباد واقع Tilford اور حدیقۃ المہدی واقع Alton (جو دونوں جگہیں جلسہ ہائے سالانہ کی بدولت دنیا میں شہرت پا چکی ہیں Haslemere کے قریب ہی ہیں۔ چنانچہ اسلام آباد یہاں سے قریباً آٹھ میل اور حدیقۃ المہدی قریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔

Haslemere کی تاریخ کا 1221 سے علم ہوتا ہے۔ اس جگہ کی وجہ تسمیہ ماضی میں یہاں موجود جھیل (Mere) کے کنارے اُگے ہیزل (Hazel) کے درخت ہیں۔ 2001ء کی مردم شماری کے مطابق اس قصبہ کی آبادی 15612 افراد پر مشتمل ہے، جن میں 47 فیصد مرد اور 53 فیصد عورتیں ہیں۔ اس میں 93 فیصد برطانوی اور آئرش لوگ اور 7 فیصد دیگر قومیت کے لوگ آباد ہیں۔ مذہباً اس قصبہ میں 75 فیصد عیسائی، 16 فیصد لامذہب، 0.5 فیصد مسلمان اور باقی دیگر مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔

اس جگہ چند گرجا گھر موجود تھے لیکن خدائے واحد کی توحید کی صدا بلند کرنے والی کوئی بیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ برطانیہ کے یہاں منتقل ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود کے خلیفہ خامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اب یہاں پہلی بیت کا آغاز ہو گیا ہے۔

تقریب تقسیم اسناد

تقریب کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً پونے ایک بجے اپنے مبارک قدموں سے اس جگہ ورود فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور انور کے استقبال اور آپ سے مصافحہ کا شرف جن خوش نصیبوں کو حاصل ہوا اس میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر یوکے)، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر)، مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب (ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ یوکے)، مکرم ظہیر احمد خان صاحب (صدر تعلیمی کمیٹی)، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (صدر نظم و ضبط کمیٹی)، مکرم عطاء المومن زاہد صاحب (استاد جامعہ)، مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر و نگران جائیداد یوکے) اور مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب (نائب امیر و سیکرٹری تربیت یوکے) شامل تھے۔

بعد ازاں حضور انور کے تقریب کے ہال میں تشریف لانے پر آپ کے ارشاد پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم احمد کمال شمس طالب علم درجہ ثالثہ نے کی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ البقرہ کی آیات مبارکہ 128 تا 130 کا ترجمہ عزیزم عمران احمد خالد طالب علم درجہ رابعہ نے پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

سے چند شعر عزیزم طاہر احمد خالد طالب علم درجہ ثالثہ نے پیش کئے۔ جس کے بعد مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے درج ذیل رپورٹ پیش کی۔

سیدی! ہم غلامان خلافت کیلئے یہ لمحات یقیناً نہایت سعادت اور برکت کے موجب ہیں کہ آج سے قریباً سات سال قبل یکم اکتوبر 2005ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن کے علاقہ Colliers Wood میں یورپ کے پہلے جامعہ کا افتتاح فرما کر اپنے دست مبارک سے جس دینی ادارہ کی بنیاد ڈالی تھی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کی پہلی فارغ التحصیل ہونے والی کلاس کے طلباء کو آج یہاں Haslemere کے علاقہ میں جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے اسناد عطا فرمانے جا رہے تھے۔

سیدی! 2005ء میں اس ادارہ کے آغاز میں پہلی کلاس میں یوکے، جرمنی، ناروے، بیلجیم، ہالینڈ اور سویڈن کے بچوں نے اپنی دینی تعلیم کے حصول کا سفر شروع کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جامعہ احمدیہ کینیڈا سے بھی تین طلباء دوران تعلیم یہاں منتقل ہوئے۔

گزشتہ سات سالوں میں ان طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، علم الحدیث، علم الکلام، تاریخ و سیرت، موازنہ مذاہب، فقہ، تصوف، عربی، اردو، فارسی اور انگریزی کے مضامین پڑھائے گئے۔ نیز اس دوران علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے پروگراموں کے ذریعہ ان طلباء کی مختلف استعدادیں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی۔

آخری سال میں تدریسی نصاب کے ساتھ ساتھ ہومیوپیتھک، اکاؤنٹس اور کمپیوٹنگ کی تعلیم دی گئی۔ نیز شام کے اوقات میں گھڑ سواری، کوکنگ اور موٹر مکینک وغیرہ کیلئے کلاسوں کا انعقاد کیا گیا۔

سیدی! درجہ خامسہ یعنی چھٹے سال کے آغاز میں ان طلباء کو شاہد کی ڈگری کیلئے حضور انور کے منظور فرمودہ علم الکلام، موازنہ مذاہب، تاریخ و سیرت نیز مختلف کتب کے تراجم پر مبنی عناوین مقالہ جات لکھنے کیلئے دیئے گئے۔ درجہ خامسہ اور درجہ شاہد کی موسم گرما کی تعطیلات نیز درجہ شاہد کا پہلا سمیسٹر ان مقالہ جات کی تکمیل کیلئے مختص کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طلباء نے مقررہ تاریخ 31 دسمبر 2011ء تک مفوضہ مقالہ جات مکمل کر کے جمع کروائے۔ جنہیں حضور انور کے منظور فرمودہ ممتحن حضرات کو چیکنگ کیلئے بھجوایا گیا۔

ماہ جنوری 2012ء شاہد کے امتحانات کی تیاری کیلئے رکھا گیا تھا، جس کے اختتام پر یکم فروری 2012ء کو جامعہ احمدیہ کی پہلی شاہد کلاس کے امتحانات کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ممتحن حضرات سے ان امتحانات کیلئے پرچہ جات تیار کروائے گئے جن میں ترجمۃ القرآن کا پرچہ جامعہ احمدیہ جرمنی اور فقہ کا پرچہ جامعہ احمدیہ کینیڈا سے تیار کروایا گیا اور انہی ممتحن حضرات نے ان پرچوں کی مارکنگ بھی کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد تمام طلباء نے ان امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔

سیدی! مارچ اور اپریل کے مہینوں میں مقالہ جات کے انٹرویو کئے گئے جس کیلئے یوکے کے علاوہ جرمنی، ہالینڈ، فرانس، ناروے، سویڈن اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے ممتحن حضرات میں سے بعض نے خود تشریف لا کر اور بعض نے سکائیپ کے مواصلاتی نظام کے ذریعہ ان طلباء سے انٹرویو کیا۔

5 مئی 2012ء کو حضور انور کے مقرر فرمودہ چھ رکنی پینل نے ان طلباء کی علمی، ذہنی، تربیتی اور اخلاقی قابلیتوں کو پرکھنے کیلئے ایک تفصیلی انٹرویو کیا۔ انٹرویو پینل کے تمام ممبران کو ہر طالبعلم کی تعلیمی اور دیگر سرگرمیوں کی بابت سات سالہ جائزہ مہیا کیا گیا تھا۔

حضور انور کی دعاؤں کے طفیل حاصل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان سے تمام طلباء نے شاہد کے امتحانات، مقالہ جات اور انٹرویو میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق پائی۔

سیدی! اب آخر پر خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں ان طلباء اور جامعہ احمدیہ یوکے کو عطا ہونے والی سب سے بڑی سعادت، خوش قسمتی اور اعزاز کا ذکر کرتے ہوئے اپنی رپورٹ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ یہ سعادت مذکورہ تمام امور اور ہماری ادنیٰ کوششوں سے بہت بڑھ کر ان طلباء کی علمی، ذہنی، اخلاقی اور تربیتی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا باعث بنی اور وہ سعادت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب بندے سے ان طلباء کا ذاتی تعلق، علمی نشستوں اور ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ حضور انور کی ان طلباء کی براہ راست نگرانی اور حضور انور سے

براہ راست ملنے والی راہنمائی اور شفقت ہے۔

بادیگر الفاظ یہ کہنا بے جا نہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طلباء حضور انور کے دست مبارک سے لگائے جانے والے اس درخت کی سرسبز شاخیں ہیں جس کی آبیاری حضور انور کی شفقتوں اور عنایات سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام طلباء کو ان شفقتوں اور عنایات کا حق ادا کرنے والے بنائے اور انہیں خدمت دین کے عملی میدان میں پورے اخلاص اور وفا کے ساتھ مثالی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر پر حضور انور کی خدمت اقدس میں درخواست ہے کہ جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کے ان 23 مربیان کرام کو تفسیر صغیر اور شاہد کی ڈگری سے نوازیں نیز باقی چھ کلاسوں کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسناد امتیاز سے نوازیں۔

رپورٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے کی چھ کلاسوں درجہ ممہدہ تا درجہ خامسہ کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء کو انعامات اور اسناد امتیاز عطاء فرمائیں:۔

درجہ ممہدہ

اوّل:۔ عزیزم سید احسان احمد
دوم:۔ عزیزم ذیشان خالد
سوم:۔ عزیزم احمد نور الدین جہانگیر خان

درجہ اولیٰ

اوّل:۔ عزیزم مروان سرور گل
دوم:۔ عزیزم شرجیل احمد
سوم:۔ عزیزم غلام فیصل

درجہ ثانیہ

اوّل:۔ عزیزم ظافر محمود
دوم:۔ عزیزم نبیل احمد مرزا
سوم:۔ عزیزم محمد عطاء ربی ہادی

درجہ ثالثہ

اوّل:۔ عزیزم امتیاز احمد شاہین
دوم:۔ عزیزم مستنصر احمد قمر
سوم:۔ عزیزم منصور احمد کلارک

درجہ رابعہ

اوّل:۔ عزیزم شہزاد احمد
دوم:۔ عزیزم مصور احمد شاہد
سوم:۔ عزیزم عبد القدوس عارف

درجہ خامسہ

اوّل:۔ عزیزم انصر بلال انور
دوم:۔ عزیزم ایاز محمود خان
سوم:۔ عزیزم عطاء النصیر

نیز جامعہ احمدیہ یوکے سے 2012ء میں فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل مربیان کرام کو تفسیر صغیر اور شاہد کی اسناد عطا فرمائیں:۔

۔مکرم ایاز محمود خان صاحب
۔مکرم کاشف محمود ورک صاحب
۔مکرم طارق احمد ظفر صاحب
۔مکرم عطاء النصیر صاحب
۔مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب
۔مکرم انصر بلال انور صاحب
۔مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب
۔مکرم منصور احمد ملک صاحب
۔مکرم صباحت کریم صاحب
۔مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب
۔مکرم محمد بشارت صاحب
۔مکرم محمد غالب جاوید صاحب
۔مکرم مزمل احمد چوہدری صاحب
۔مکرم یاسر عتیق فوزی صاحب
۔مکرم فرخ راحیل صاحب
۔مکرم قیصر محمود ملک صاحب
۔مکرم طلحہ احمد چوہدری صاحب
۔مکرم ہارون احمد چوہدری صاحب
۔مکرم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب
۔مکرم حسیب احمد صاحب
۔مکرم مرتضیٰ احمد صاحب
۔مکرم نبیل احمد باسط صاحب
۔مکرم عدیل احمد شاد صاحب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پُر معارف خطاب ارشاد فرمایا جس میں ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو خاص طور پر قیمتی نصائح فرمائیں۔

(حضور انور کے اس خطاب کا متن روزنامہ الفضل 22 نومبر 2012ء میں شائع کیا جا چکا ہے)

حضور انور کے خطاب اور دعا کے بعد جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے ان پہلے شاہدین 2012ء نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس موقع پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان شاہدین میں سے چار طلبہ جامعہ احمدیہ یوکے کیلئے خرید کی جانے والی اس نئی جگہ کے چاروں کونوں میں نداء دیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی فوری تعمیل کرتے ہوئے ان شاہدین کرام میں سے مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب، مکرم محمد بشارت صاحب، مکرم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب اور مکرم مرتضیٰ احمد صاحب نے اس جگہ عمارت کے چاروں اطراف میں خدا تعالیٰ کی تکبیر و توحید اور اس کے رسول ﷺ کی رسالت کا اعلان کرتے ہوئے لوگوں کو خیر اور فلاح کی طرف بلایا۔

حضور انور کی خدمت اقدس میں جب رپورٹ پیش کی گئی کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس جگہ کے چاروں اطراف میں ندائیں دیدی گئی ہیں تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ لگتا ہے آپ نے قریب قریب ہی ندائیں دلوادیں ہیں۔

(چنانچہ تقریب سے اگلے روز دو اساتذہ اور تین طلباء نے دوبارہ اس نئی خرید کردہ زمین کی حدود پر چاروں کونوں میں نیز بیت کیلئے مقررہ ہال میں نماز عصر سے قبل ندائیں دیں اور باجماعت نماز عصر ادا کر کے اپنے آقا کے ارشاد کی پوری طرح تعمیل کی سعادت حاصل کی۔ دوسرے روز مکرم حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب استاد جامعہ، مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب استاد جامعہ، عزیزم مستنصر احمد قمر، عزیزم عطاء الفاطر اور عزیزم احمد نور الدین جہانگیر خان طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کو ندائیں دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔)

بعد ازاں حضور انور کی اقتداء میں نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں اور پھر حضور انور اور تمام مہمان ظہرانے کیلئے طعام گاہ تشریف لے گئے۔

ظہرانہ سے قبل اور بعد حضور انور نے جامعہ کے بعض حصوں کا معائنہ بھی فرمایا اور اس دوران ازراہ شفقت طلباء، اساتذہ اور دیگر مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے اور عمارت کے بارہ میں تاثرات دریافت فرماتے رہے

یہ دن جامعہ احمدیہ یوکے کے طلباء، اساتذہ اور کارکنان کیلئے عید کا سا دن تھا جس کی یاد ہمارے دلوں کو ہمیشہ مسرور کرتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضور انور کی توقعات کے عین مطابق بھرپور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

مکرم محمد ولید احمد صاحب

قرآن، حدیث، ارشادات حضرت مسیح موعود و خلفاء کی روشنی میں

نماز تہجد و نوافل کی اہمیت و فضائل

نماز تہجد کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کردے۔ (بنی اسرائیل:80)

تہجد کا مفہوم

لفظ تہجد ھجد سے ہے جس کے معانی ہیں رات کے وقت سونا اور پھر اٹھ کر پڑھنا، متہجد اس شخص کو کہتے ہیں جو نیند سے بیدار ہو کر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ (لسان العرب زیر لفظ ھجد)

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اور رات کو سجدے کے بعد بھی اس کی تسبیح کیجئے۔ (سورۃ ق:40)

اور رات کے آخری حصہ میں استغفار کرنے والے۔ (آل عمران:17)

رات کو کھڑے ہوں مگر تھوڑا آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا اس پر کچھ بڑھا کر۔

(سورۃ المزمل:3 تا 4)

وہ اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں رات کے اوقات میں اور سجدہ بھی کرتے ہیں۔

(آل عمران:114)

نماز تہجد، اس کا طریق و رکعات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز تہجد کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم الحرام کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل عبادت رات کی نماز ہے۔

(مسلم شریف)

رات کی عبادت کے لئے کوئی ایک عدد خاص نہیں کیا گیا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

رات کی نفل نماز دو، دو رکعات ہے لہٰذا تم میں سے کسی شخص کو جب صبح کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کر لے جو اس کی نماز کو وتر بنا دے گی۔ (صحیح بخاری)

افضل طریق یہ ہے کہ گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھی جائیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا اپنا یہی عمل تھا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ؐ نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر کی نماز تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لیتے۔ (صحیح مسلم)

صلوٰۃ الاوابین

نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نفل پڑھنا مستحب ہے۔ ان نوافل کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ ان میں پہلی دو رکعات سنت مؤکدہ کی اور

باقی چار نوافل ہیں۔

نماز اشراق

طلوع آفتاب یعنی آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے کے بعد جب اس پر نگاہ خیر ہونے لگے اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے اس وقت دو یا چار رکعت نوافل ادا کرنا ثواب عظیم کا موجب ہے۔

نماز چاشت

نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے صغیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

تحیۃ المسجد

جو شخص مسجد میں آئے اور وقت مکروہ نہ ہو۔ یہ دو رکعت پڑھنا سنت ہے۔ ان دو نوافل کو تحیۃ المسجد یعنی مسجد کا تحفہ کہتے ہیں۔

تحیۃ الوضو

وضو یا غسل کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعات نماز پڑھنا مستحب ہے اسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

نماز استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ تمام امور میں استخارہ کی تعلیم اتنے اہتمام سے دیتے تھے جیسا کہ ہمیں قرآن مجید کی ایک سورۃ کی تعلیم دے رہے ہوں آپ فرماتے ہیں۔

تم میں سے کسی شخص کو جب کسی معاملے میں پریشانی ہو تو وہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور پھر یہ دعا کرے۔

اے اللہ میں تجھے تیرے علم کے واسطہ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سائل ہوں کیونکہ تو ہی قدرت رکھتا ہے میں تو قدرت نہیں رکھتا اور تو ہی جانتا ہے میں تو نہیں جانتا اور غیبوں کا جاننے والا بھی تو ہی ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے لئے میرے دین، میری معیشت اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لئے آسان بنا دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے لئے میرے دین، میری معیشت اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لئے خیر مقدر کر دے جہاں بھی ہو اور مجھے اس پر راضی کر دے۔ (بخاری)

صلوٰۃ الحاجت

جب کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو دو یا چار رکعت نفل بعد از نماز عشاء پڑھے حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار آیت الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعات میں سورۃ فاتحہ اور آخری تینوں قل پڑھے اور پھر اپنی حاجت کا سوال کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی ہوگی۔

تحیۃ الشکر

جب کسی کو کوئی نعمت نصیب ہو یا اس سے کوئی آفت ٹل جائے۔ حالانکہ اس کا سبب موجود تھا اس کے علاوہ اسے کسی مصیبت سے نجات مل جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت سجدہ شکر بجا لائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جب کوئی خوش کن خبر ملتی یا کوئی ایسا معاملہ ہوتا جس سے آپ کو خوشی نصیب ہوتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد)

نماز کسوف وخسوف

سورج گرہن کو کسوف اور چاند گرہن کو خسوف کہتے ہیں اجرام فلکی میں یہ طبعی تبدیلی انسان کو اس طرف متوجہ کرتی ہے جس طرح حالات کے تغیر نے سورج اور چاند کی روشنی کو کم کر دیا ہے اسی طرح مختلف عوارض سے دل کے نور کو بھی گہن لگ سکتا ہے اس سے صرف اللہ کا فضل ہی بچا سکتا ہے۔ سو اس فضل کے حصول اور روحانی مدارج میں ترقی کی طرف توجہ دلانے کے لئے کسوف وخسوف کے موقعہ پر دو رکعت نماز رکھی گئی ہے۔

شہر کے سب لوگ بیت الذکر یا کھلے میدان میں جمع ہو کر یہ نمازیں پڑھیں تو زیادہ ثواب ملے گا۔ نماز باجماعت کی صورت میں قراءت بالجہر اور لمبی ہونی چاہئے حسب حالات۔ ہر رکعت میں کم از کم دو رکوع کئے جائیں یعنی قراءت کے بعد رکوع کیا جائے پھر قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جائے اس کے بعد دوسرا رکوع کیا جائے اور پھر سجدہ ہو اس نماز کے رکوع وسجود بھی لمبے ہونے چاہئیں۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے جس میں توبہ استغفار اور اصلاح حال کی تلقین کی جائے۔

صلوٰۃ التسبیح

ترمذی اور بعض دوسری کتب حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے یہ نفلی نماز ہے حسب ضرورت وتوفیق روزانہ ہفتہ یا سال یا عمر بھر میں ایک بار اوقات مکروہ کے علاوہ کسی وقت بھی یہ چار رکعت نماز پڑھی جاسکتی ہے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ دفعہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر کہے پھر رکوع میں تسبیحات کے بعد یہی ذکر دس بار دہرائے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر تسبیح وتحمید کے بعد پھر ہر سجدہ میں تسبیحات کے بعد پھر دعا بین السجدتین کہے اور اس کے علاوہ ہر رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دس بار یہی مندرجہ بالا ذکر کہے اس طرح گویا ایک رکعت میں 75 بار اور چار رکعات میں تین سو بار یہ ذکر دہرایا جائے گا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ التسبیح بحوالہ فقہ احمدیہ صفحہ 215)

نماز استسقاء

قحط سالی اور بارش کی قلت میں خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے اور اس کے رحم کو جوش میں لانے کے لئے لوگ دن کے وقت کھلے میدان میں جمع ہوں۔ امام ایک چادر اوڑھے ہوئے دو رکعت نماز پڑھائے قراءت بالجہر ہو نماز سے فارغ ہونے پر امام اونچے ہاتھ اٹھا کر الحاح اور عاجزی کے ساتھ یہ مسنون دعا مانگے۔

اے اللہ ہم کو پانی پلا برسنے والا گھبراہٹ کو دور کرنے والا فائدہ دینے والا ضرر دور کرنے والا جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا اے اللہ پانی پلا اپنے بندوں کو اپنے جانوروں کو اور پھیلا اپنی رحمت کو اور زندہ کر اس مردہ علاقے کو اے اللہ ہم کو پانی پلا اے اللہ ہم کو پانی پلا اے اللہ ہم کو پانی پلا۔

درود شریف استغفار اور دعا کرنے کے بعد امام اپنی چادر الٹائے یہ ایک رنگ میں گویا نیک فال لینا ہے اور تصویری زبان میں اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا ہے کہ اے میرے خدا جس طرح میں نے چادر کو الٹا دیا ہے اسی طرح تو قحط سالی کے ناگفتہ بہ اور پریشان کن حالات کو بدل دے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ الاستسقاء۔ فقہ احمدیہ صفحہ 211)

اوقات مکروہہ

مندرجہ ذیل اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

☆ جب سورج طلوع ہو رہا ہو اس وقت سے لے کر نیزہ بھر سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے نہ فرض اور نہ نفل۔

☆ عین دوپہر کے وقت جب سورج بالکل سر پر ہو اس وقت میں فرضوں یا نفلوں میں سے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے تاہم جمعہ کے دن اس وقت میں بیت الذکر میں دو رکعت نفل پڑھنے کی اجازت ہے۔

☆ جب سورج غروب ہو رہا ہو تو اس وقت میں بھی نفل نماز جائز نہیں ہے۔

☆ عید کے دن سورج نکلنے کے بعد عید گاہ میں نفل جائز نہیں نہ عید کی نماز سے قبل اور نہ عید کے بعد اسی طرح نماز باجماعت ہو رہی ہو تو اس وقت بھی بیت الذکر میں نفل پڑھنے جائز نہیں۔

ان اوقات میں ممانعت نماز کی ایک اور حکمت یہ ہے کہ ان میں سے بعض اوقات خصوصاً طلوع وغروب کے وقت مشرک اور بت پرست اپنے معبودان باطلہ کی پرستش کرتے ہیں گویا یہ اوقات فروغ شرک اور کفر کا نشان بن گئے تھے اس لئے توحید کے پرستاروں کو کفر وشرک کے اس شعار سے دور رہنے کی ہدایت کی گئی۔

(فقہ احمدیہ ص 46,45)

باجماعت نوافل

نماز نفل کبھی کبھی باجماعت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے خوب لمبی نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے پورا ارادہ کر لیا ان سے پوچھا گیا کہ کس چیز کا ارادہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور چھوڑ کر چلا جاؤں۔

(صحیح بخاری، مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے خود تیار کیا تھا آپ تشریف لائے اور اس میں سے کچھ کھایا پھر فرمایا ’’قوموا فاصلی لکم‘‘ کھڑے ہو جاؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک چٹائی بچھائی جو طویل عرصہ سے بڑی سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی بہایا اور رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے میں اور ایک یتیم ہم تینوں نے آپؐ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی دادی جان ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور پھر چلے گئے۔

(صحیح بخاری 380)

گھر میں نوافل پڑھنا

نماز نفل بیت الذکر میں، گھر میں اور ہر پاکیزہ مقام پر پڑھی جاسکتی ہے لیکن گھر میں پڑھنا افضل ہے سوائے اس نفل نماز کے جس کی جماعت مشروع ہے مثلاً نماز تراویح تو بیت الذکر میں باجماعت پڑھنا ہی افضل ہے۔

اس سلسلہ میں متعدد احادیث ہیں حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے۔

(بخاری حدیث نمبر 731)

سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ سفر کی حالت میں آپ کی سواری کا رخ چاہے کسی طرف بھی ہوتا آپ رات کی نفل نماز اپنی سواری کی پیٹھ پر بیٹھے ہوئے ہی پڑھ لیتے تھے۔

(بخاری حدیث نمبر 1093)

سواری پر نفل نماز ادا کرنے کے لئے قبلہ رو ہونا ضروری نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

اور مشرق مغرب سب اللہ ہی کے ہیں تم جدھر بھی رخ کرو گے ادھر ہی اللہ کا رخ ہے بلاشبہ اللہ بہت وسعت والا اور بہت جاننے والا ہے۔

(البقرہ:116)

نماز نفل بیٹھ کر پڑھنا

کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نماز نفل بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے۔ اس بات کے علاوہ یہ بھی درست ہے کہ نماز نفل کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا کیا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔ آپ ﷺ رات کو نو رکعات پڑھتے جن میں وتر بھی شامل ہوتے آپ کھڑے ہو کر لمبا قیام فرماتے اور پھر بیٹھ کر لمبی نماز پڑھتے اور جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع و سجود میں بھی قیام کی حالت سے جاتے اور جب آپ بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ادا کرتے۔

(مسلم شریف حدیث نمبر 730)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی رات کی نماز میں بیٹھ کر قراءت کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ بیٹھ کر قراءت فرماتے۔ یہاں تک کہ جب کسی سورۃ کی تیس، چالیس، آیات باقی ہوتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کی قراءت کر کے رکوع میں چلے جاتے۔

(صحیح بخاری 1119,1118)

نوافل کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود فرماتے ہیں:۔

حدیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے مومن محض خداتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کے دل میں ایک درد ہے جو اسے بے چین کرتا ہے وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خداتعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خداتعالیٰ کے سایہ تلے آجاتا ہے اس کی آنکھ خداتعالیٰ کی آنکھ اس کے کان خداتعالیٰ کے کان ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ کسی معاملے میں خداتعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خداتعالیٰ کی زبان اور اس کا ہاتھ خداتعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص30)

ترغیب تہجد کا اچھوتا انداز

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

میں نے پہریداروں کے ذریعہ بارہا تہجد کی توفیق پائی ہے۔ وہ بارش اور سردی کے موسم میں چار پانچ روپے کی خاطر خبردار، ہوشیار، جاگتے رہو کہتے پھرتے ہیں اس وقت مجھے اللہ کے احسان یاد آئے کہ وہ کس قدر لاتعداد لامنتہیٰ ہیں کیا ہم اس کے لئے اس کے حضور کمربستہ نہ ہوں۔

(حقائق الفرقان جلد2 ص500)

اہل اللہ کی نمازیں

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 80 کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

غرض ایسے محسن کی محبت واطاعت کے اظہار کے لئے نماز ہے جس کا حکم اس رکوع میں دیتا ہے اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتائے ہیں جو پے در پے آنے والے ہیں تاکہ ایک نماز کے پڑھنے سے روحانیت کا اثر ابھی باقی ہو کہ دوسرا آجائے۔ اھل اللہ تو آٹھ بار نمازیں پڑھتے ہیں۔ نماز صبح کے بعد اشراق، پھر ضحیٰ، پھر ظہر کی نماز، پھر عصر، پھر مغرب پھر عشاء پھر تہجد

ھجود کے معانی سونے کے ہیں۔ تہجد کے معانی ہیں نیند کو مٹا کر کھڑا ہونا۔

(حقائق الفرقان جلد2 ص557)

نوافل انعام الٰہی ہیں

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 80 کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

رسول کریم ﷺ ہمیشہ پہلی رات سوتے تھے اور آخر رات میں اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے۔ عبادت کا موقعہ دینا ایک احسان الٰہی ہے مگر افسوس ان لوگوں پر جو نماز کو ایک چٹی سمجھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا نماز اپنے رب کی زیارت ہے اور زیارت الٰہی ایک انعام ہے اور کوئی عقلمند انسان اپنے محبوب کی زیارت کو چٹی نہیں سمجھے گا......... نافلۃ لک سے اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ عبادت کا موقعہ دینا ہمارا ایک احسان ہے۔ یا ممکن ہے کہ تہجد کی نماز پہلے انبیاء پر واجب نہ کی گئی ہو اس صورت میں اس کے یہ معانی ہوں گے کہ یہ عبادت کا موقعہ خاص تیرے لئے انعام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تو عبادت کی شان یہ بتائی ہے یعنی صحیح نماز یہی ہے کہ خداتعالیٰ کو دیکھ لے یا کم از کم یہ یقین ہو کہ خداتعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص374)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تڑپ

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22 جولائی 1988ء میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

یہ مضمون ایسا ہے کہ میں کبھی اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے تھک نہیں سکتا ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے میرے دل میں اس معاملہ میں درد اور غم کی کہ بہت سے آپ میں سے اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ ہرگز میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا نہیں ہوں گا جب تک اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے مجھے یہ چین نصیب نہ ہو جائے کہ جماعت نماز کے معاملہ میں آج سے سینکڑوں گنا زیادہ بیدار ہو چکی ہے اور ہم اگلی صدی میں اس طرح خدا کے حضور سر جھکائے داخل ہو رہے ہیں کہ ہم اور ہماری بیویاں ہماری مائیں اور ہماری بیٹیاں اور ہماری بہنیں اور ہمارے بھائی سارے بڑے اور سارے چھوٹے خداتعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اس عبادت کی روح کو سمجھتے ہوئے عاجزانہ طور پر آئندہ نسلوں کے انسانوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہیں خدا کرے ایسا ہی ہو اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ملے۔ آمین ثم آمین

(خطبات طاہر جلد7 ص519)

نماز تہجد کا التزام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

پھر اس تیسری شرط میں یہ ہے کہ نماز تہجد پڑھے...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

بہت سارے لوگ دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں خود بھی اس طریق پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی نازل ہوتے دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تم کو اپنی راہ دکھلائے...... تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خداتعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں ص54 تا57)

قرب الٰہی کا ذریعہ

نوافل قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہیں اور قرب الٰہی، عبادت الٰہی تخلیق انسان کی علت غائی اور حضرت انسان کی منزل مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول ہی زاہد اور عابد کے زہد وعبد اور ریاضات کی معراج ہے۔

حدیث قدسی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ، جتنا میرا قرب اس چیز سے جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کر دی ہے، حاصل کر سکتا ہے، اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

انسان جب خدا کے حضور خلوص نیت سے جھکے متضرعانہ حاجات اس کے سامنے پیش کرے وہ رحیم و کریم اور غفور لازمی اس کی دعا کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص100)

عبادات، دعا، نوافل سب انسان کے روحانی معیار کو بہتر بنانے کے لئے معاون اور مددگار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اپنے پیارے، ہمارے آقا ومطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوہ کامل پر چلتے ہوئے عبادات، نوافل اور دعاؤں کے سب ذرائع استعمال کرتے ہوئے اپنے قرب کے بہترین مقام عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

مکرم طارق رشید صاحب بٹالہ کالونی فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے فہد رشید نے سات سال کی عمر میں انٹرنیشنل ورلڈ کینگرو میتھ ٹیسٹ میں فیصل آباد ضلع میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور پاکستان بھر میں (2555) بچوں میں سے 30th پوزیشن حاصل کی۔ موصوف مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

گمشدہ اشیاء

مکرم ولایت علی صاحب 22/21 دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 نومبر 2012ء کو گھر سے دارالضیافت جاتے ہوئے تین عدد شاپرز جن میں کتب اور ضروری کاغذات ہیں گم ہو گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں براہ مہربانی خاکسار کو یا دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں یا اطلاع کر دیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد محمود صاحب کارکن وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم صوبیدار میجر (ر) فضل الٰہی بھٹی صاحب مورخہ 8 نومبر 2012ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ والد صاحب موصی تھے۔ 9 نومبر 2012ء کو محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں بعد از نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم منصور احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ والد محترم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے محبت رکھتے تھے۔ دوران تعلیم قادیان میں بھی مقیم رہے اور آخر دم تک اس مقدس بستی کے گلی کوچوں کو انتہائی عقیدت سے یاد کرتے رہے۔ انتہائی دعا گو اور ہمدرد انسان تھے۔ اپنی ضرورتوں پر ہمیشہ دوسروں کی حاجت کو فوقیت دی۔ فرقان بٹالین میں خدمت کی توفیق پائی اور اس کے بعد 32 سال تک پاک آرمی میں رہے۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔ پاکستان سے محبت کرتے تھے اور ہمیشہ ملک کے لئے دعا گو رہتے۔ دوران ملازمت پاکستان کے مختلف شہروں میں مقیم رہے۔ جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ احمدیت کی برکت اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے اپنوں غیروں سب سے احترام کا رشتہ قائم رہا اور اپنے ماحول میں جماعتی وقار کو ہمیشہ قائم رکھا۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم مسعود احمد طارق صاحب، خاکسار، مکرم الیاس احمد قیصر صاحب، تین بیٹیاں مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم ارشاد الٰہی بھٹی صاحب، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد تنویر صاحب اور مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ اہلیہ مکرم ثناء اللہ بھٹی صاحب لیہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ طیبہ رفیع صاحبہ اہلیہ مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد محترم میاں محمد طفیل نسیم صاحب ولد مکرم حکیم میاں دوست محمد صاحب مرحوم 9 نومبر 2012ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 10 نومبر 2012ء کو بعد نمازِ عصر مقامی قبرستان میں میرے بھائی مکرم میاں محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ نے والد محترم کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد میرے بھائی مکرم میاں محمد محمود احمد صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے دعا کروائی۔ آپ اپنے والد محترم کے اکلوتے بیٹے تھے اور ایک بڑی بہن تھیں جو 2006ء میں وفات پا گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیویوں سے کثیر اولاد سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چودہ بچے عطا فرمائے جن میں ہمارا ایک بھائی بچپن میں وفات پا گیا اور اللہ کے فضل سے باقی ساری اولاد آپ کی دعاؤں کی وارث اور آپ کے لیے دعا گو ہیں۔ محترم ابا جان نے ہماری امی جان کے علاوہ تیرہ بیٹے، بیٹیاں خاکسار، مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم نیر اقبال صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ جرمنی، مکرم میاں محمد محمود احمد صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم میاں محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ وکالت علیا تحریک جدید ربوہ مکرمہ فوزیہ عطا صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عطاء القادر صاحب سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ ڈنمارک، مکرمہ سعدیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب جرمنی، مکرم میاں محمد سہیل نسیم صاحب آسٹریا، مکرم میاں محمد منصور احمد صاحب یو۔کے، مکرمہ عظمیٰ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد خواجہ صاحب یو۔کے، مکرم میاں محمد احمد صاحب یو۔کے، مکرم میاں محمد طاہر احمد صاحب جرمنی، مکرمہ ثمرہ خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم خورشید احمد صاحب جرمنی اور مکرم میاں محمد شعیب احمد صاحب جرمنی سوگوار چھوڑے ہیں۔ ہمارے والد محترم لمبے عرصہ سے سانگلہ ہل کی مقامی جماعت کے جنرل سیکرٹری، قائد خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ پھر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل اور سیکرٹری تحریک جدید بھی خدمات انجام دیں۔ ہمارے ابا جان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بھرپور زندگی گزاری اور چلتے پھرتے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ابا جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ادریس بی بی صاحبہ ترکہ مکرم محمد حسین صاحب)

مکرمہ ادریس بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محمد حسین صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 12/28 محلّہ دارالیمن برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ادریس بی بی صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم محمد خالق صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد اکرم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو فوراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم امیر احمد تیمور صاحب ولد مکرم ملک سیف اللہ خان صاحب وصیت نمبر 99253 نے مورخہ 11/اپریل 2011ء کو نشاط کالونی لاہور کینٹ سے وصیت کی تھی۔ بعد وصیت موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

مکرم سید زبیر احمد صاحب ولد مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب وصیت نمبر 100396 نے مورخہ 28/اگست 2011ء کو نشاط کالونی لاہور کینٹ سے وصیت کی تھی۔ بعد وصیت موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ صفحہ 2: رسول کریم ﷺ کے حالات

لشکر بھی میدان جنگ کی طرف لوٹ پڑا۔ یہ حملہ ایسا اچانک ہوا اور کافروں کا تعاقب کرنے کی وجہ سے مسلمان اتنے پھیل چکے تھے کہ کوئی باقاعدہ اِسلامی لشکر اُن لوگوں کے مقابلہ میں نہیں تھا۔ اکیلا اکیلا سپاہی میدان میں نظر آرہا تھا، جن میں سے بعض کو اُن لوگوں نے مار دیا۔ باقی اِس حیرت میں کہ یہ ہو کیا گیا ہے پیچھے کی طرف دوڑے۔ چند صحابہؓ دوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے، جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ تیس تھی۔ کفّار نے شدت کے ساتھ اُس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ یکے بعد دیگرے صحابہؓ آپ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے لگے۔ علاوہ شمشیر زنوں کے تیر انداز اُونچے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بے تحاشہ تیر مارتے تھے۔ اُس وقت طلحہؓ جو قریش میں سے تھے اور مکہ کے مہاجرین میں شامل تھے یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب کے سب تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانہ پر گرتا تھا وہ طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا، مگر جانباز اور وفادار صحابیؓ اپنے ہاتھ کو کوئی حرکت نہیں دیتا تھا۔ اِس طرح تیر پڑتے گئے اور طلحہؓ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بیکار ہو گیا اور صرف ایک ہی ہاتھ اُن کا باقی رہ گیا۔ سالہا سال بعد اِسلام کی چوتھی خلافت کے زمانہ میں جب مسلمانوں میں خانہ جنگی واقع ہوئی تو کسی دشمن نے طعنہ کے طور پر طلحہؓ کو کہا۔ ٹنڈا۔ اِس پر ایک دوسرے صحابیؓ نے کہا ہاں ٹنڈا ہی ہے مگر کیسا مبارک ٹنڈا ہے۔ تمہیں معلوم ہے طلحہؓ کا یہ ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی حفاظت میں ٹنڈا ہوا تھا۔ اُحد کی جنگ کے بعد کسی شخص نے طلحہؓ سے پوچھا کہ جب تیر آپ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپ کو درد نہیں ہوتی تھی اور کیا آپ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی؟ طلحہؓ نے جواب دیا۔ درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی، لیکن میں اُف کرتا نہیں تھا تا ایسا نہ ہو کہ اُف کرتے وقت میرا ہاتھ ہل جائے اور تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر آ گرے۔

خبریں

آتش فشانی لاوا سمندر تک پہنچ گیا امریکی

جزیرے ہوائی میں آتش فشاں پھٹ گیا اور لاوا بہتے بہتے سمندری ساحل تک آ پہنچا۔ ماہرین کے مطابق اس آتش فشاں سے لاوا 1983ء سے بہہ رہا ہے لیکن گزشتہ 11 ماہ سے اس کے پریشر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور تاریخ میں پہلی بار آتش فشاں کے مشرقی حصے سے لاوا بہتے بہتے سمندر کے کنارے تک آ پہنچا ہے۔

(روزنامہ جنگ 27 نومبر 2012ء)

جرائم پیشہ عناصر کا ادویات سے علاج

سویڈن کے کیرولنسکا انسٹیٹیوٹ کی طرف سے جاری کی گئی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جرائم پیشہ عناصر میں پائی جانے والی بیش فعالیت یا ہائپر ایکٹویٹی کی بے قاعدگی کا ادویات سے علاج کر کے جرائم کی شرح کو ایک تہائی تک کم کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تحقیق کے دوران جب جرائم پیشہ عناصر میں پائی جانے والی بیش فعالیت یا Hyperactivity کا ادویات سے علاج کیا گیا تو ان میں سے 32 فیصد نے یہ روش ترک کر دی۔

(روزنامہ ایکسپریس 23 نومبر 2012ء)

گاجر دل کیلئے مفید

گاجر کھانے سے دل کے دورے کا خطرہ تین گنا کم ہو جاتا ہے۔ حالیہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ گاجر میں موجود بیٹا کیروٹین کی بڑی مقدار دل کے دورے سے نا صرف بچاتی ہے بلکہ دل کی شریانوں تک خون کی فراہمی میں مددگار بھی ثابت ہوتی ہے۔ یہی نہیں ہائی کولیسٹرول جو دل کے مرض کا بنیادی سبب ہوتا ہے گاجر اس کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ برطانوی ریسرچرز نے تحقیق میں یہ بات بھی بتائی ہے کہ گاجر میں موجود فائبر کولن کینسر سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

(روزنامہ جنگ 29 ستمبر 2012ء)

تخلیقی لوگوں کی ذہنی بیماریاں

ایک نئی تحقیق کے مطابق تخلیقی لوگ ذہنی طور پر بیمار ہوتے ہیں سویڈن میں کیرولنسکا انسٹیٹیوٹ کی جانب سے کی گئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ غیر تخلیقی کام سرانجام دینے والوں کے مقابلے میں تخلیقی کام کرنے والے ذہنی بیماریوں میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اور تحقیق میں شامل افراد میں سے تقریباً 12 لاکھ ذہنی دباؤ، خوش خیالی اور اضطرابیت سمیت مختلف ذہنی امراض میں مبتلا تھے۔ تحقیق کے نتائج میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ ذہنی امراض کا شکار زیادہ تر فنکار، ڈانسرز، ڈیزائنر، فوٹوگرافرز، اور دیگر تخلیقی شعبوں سے وابستہ افراد ہوتے ہیں۔ تحقیق کے سربراہ سائمن کیاگا کا کہنا ہے کہ اگر کسی مریض کی ذہنی بیماری مریض کیلئے فائدہ مند ہو تو اس کے لئے بالکل مختلف قسم کا علاج تجویز کیا جاتا ہے۔ (روزنامہ دنیا فیصل آباد 6 نومبر 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔نومبر	
طلوع فجر	5:19
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:06

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم چوہدری عبدالحمید عابد صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم زراعتی ماسٹر ان دنوں سینے میں شدید انفیکشن کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ روبینہ اشرف صاحبہ دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے اکلوتے بیٹے سعد اللہ خالد رشید چیمہ واقف نو بعمر 15 سال کے بائیں بازو میں بون ٹیومر ہے اور شوکت خانم ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور اسے جماعت کیلئے قابل فخر وجود بنائے۔ آمین

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ایک دوست مکرم مشتاق احمد صاحب کھرل آف گمبٹ اسیر راہ مولیٰ حال برسبین آسٹریلیا کا 22 نومبر 2012ء کو دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور بچوں پر ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

❁ مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ سیدہ ساجدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم سید خالد احمد ظفر صاحب مقیم سسکاٹون کینیڈا کا ہرنیا کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کے کامیاب آپریشن، بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

FR-10